(٢٧)

٢٣٦ / ٨ / ١٦
١٢ ـــــ ١٠

٨٨/٨٣

Date 20

کیا فرماتے ہے علماء کرام و مفتیان حضرات اس مسئلہ مبین میں

① ہمارے دیہاتی علاقوں میں (این، جی، اوز) کے لوگ اسکولوں میں بچوں کو قلم بھی وغیرہ مساکین ہونے کی حیثیت سے دیتے ہے کیا اسکو لے کر استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں اور اسی طرح مستحق زکوٰۃ کیلئے اسکا لینا کیسا ہے

② اسی طرح اگر وہ خود تقسیم نہ کریں بلکہ علاقے کے کچھ لوگ انکے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے تنخواہ لیکر اس مال کو تقسیم کرتے ہے اس صورت میں لینے کی کیا صورت ہوگی

③ انکا تعلق کن طبقوں سے ہو کہ ان سے یہ مال نہیں لینا چاہئے۔

④ اگر مال (این، جی، اوز) کا ہو لیکن حکومت کی نگرانی میں یا اسکے حکم سے تقسیم ہونے کی صورت میں کیا اسکا لینا جائز ہے یا نہیں۔

⑤ جو مال (این، جی، اوز) کے معلوم ہونے کے باوجود لیکر استعمال کرتا ہے تو کیا اس صورت میں گناہ گار ہوگا یا نہیں اور اگر اس مال کو استعمال کر چکا ہو تو اسکے بدلے میں صدقہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

⑥ اب جنکے پاس یہ مال پڑا ہوا ہے اسکو کیا کرنا چاہئے اور بیچ کر اسکی قیمت استعمال میں لا سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: امان اللہ بن حاجی محمد رمضان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

موجودہ دور میں بالعموم غیر مسلم ادارے (این، جی اوز) رفاہی، سماجی اور تعلیمی خدمات کے نام پر مسلمانوں سے تعاون کرکے خفیہ طور پر اپنے کلچر کی اشاعت کرتے ہیں، بے حیائی، فحاشی اور عریانی جیسے بہت سے منکرات کی ترویج کرتے ہیں، امداد کے بہانے سے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر عقائد خراب کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ملازمت کا لالچ دے کر پردہ نشین، باحیا عورتوں کو گھر سے باہر نکال دیتے ہیں، اور مردوں کو بیرون ملک روزگار دلانے کے وعدہ پر عیسائی

HAMDAM PRODUCT, KARACHI

Scanned by CamScanner

اور شیعہ مذہب قبول کروا کر اسلام جیسی بے مثال دولت سے محروم کر دیتے ہیں۔

لہذا ان اداروں میں ملازمت کرنا اور ان سے امداد وصول کرنا جائز نہیں۔ امداد
چاہے یہ ادارے خود تقسیم کریں، تنخواہ دار (مسلم) نمائندے تقسیم کریں، یا حکومت کے حکم
اور نگرانی میں تقسیم کریں۔ سب کا یہی حکم ہے۔
جو افراد ان اداروں کے مذموم مقاصد جاننے کے باوجود ان سے امداد وصول کرتے
ہیں ان کیلئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اور اگر وصول کیا ہوا مال موجود ہے تو اس مال کو واپس
کرکے اسلامی غیرت کا ثبوت دیا جائے۔ اور اگر مال استعمال کر چکے ہیں تو وسعت
ہونے کی صورت میں اتنا مال یا اس کی قیمت کے برابر صدقہ کر دیا جائے۔ اور اگر اتنی
وسعت و استعداد نہیں ہے تو پھر اللہ رب العزت سے استغفار کیا جائے
یہ حکم ان اداروں کا ہے۔ جن کے مذموم مقاصد میں سے کچھ کا اوپر تذکرہ ہوا
اور اگر ادارے مسلمانوں کے ہیں اور محض دوسروں کی خیر خواہی کے جذبے سے امداد کرتے
ہیں تو ان سے امداد قبول کرنا جائز ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: (وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الإثم والعدوان) يأمر عباده المؤمنين بالمعاونة على فعل الخيرات وهو البر، وترك المنكرات وهو التقوى، وينهاهم عن التناصر على الباطل والتعاون على الآثام والمحارم.

(تفسیر ابن کثیر: ۲/۱، ۹٤، مکتبہ دار السلام)

قال اللہ تعالیٰ: يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يألونكم خبالا. (آل عمران: ۱۱۸)

قال اللہ تعالیٰ: يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى أولياء بعضهم أولياء بعض. (المائدة: ٥١)

قوله (اليهود والنصارى) مفعولان لتتخذوا وهذا يدل على قطع الموالاة شرعا.

(أحكام القرآن للقرطبي، المائدة، ٥١، ٦/۱۳۰، دار إحياء التراث)

وفي أضحية النوازل: المجوسي والنصراني إذا دعا رجلا إلى طعامه تكره الإجابة .... فقد روى محمد رحمه الله تعالى في السير الكبير أخبارا متعارضة في بعضها أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبل هدايا المشركين وفي بعضها أنه صلى الله عليه وسلم لم يقبل فلا بد من التوفيق: واختلفت عبارات المشائخ في وجه التوفيق .... فقال: لم يقبل من شخص علم أنه لو قبل منه ليقل صلابته وعزته في حقه ويلين له بسبب قبول الهدية. وقبل من شخص علم أنه ....)

(جاری ہے)

لایقل صلابته وعزته فی حقه ولایلین بسبب قبول الهدیة".

(هندیه، کتاب السیر، الباب الرابع عشر فی أهل الذمة، ٥/٣٤٧، رشیدیه)

"الاستعانة بالمشرکین موکول إلی مصلحة الإسلام والمسلمین، فإن کان لیؤمن علیهم من الفساد وکان فی الاستعانة لهم مصلحة، فلا بأس بذلك إن شاء الله تعالیٰ۔ إذا کان حکم الإسلام هو الظاهر ویکون الکفار تبع للمسلمین، وإن کان للمسلمین عنهم غنی، أو کانوا هم القادة والمسلمون تبع لهم، أو یخاف منهم الفساد، فلا یجوز الاستعانة بهم۔

(تکملة فتح الملهم، کتاب الجهاد والسیر، مسئلة الاستعانة بالکافر، ٣/٢٦٩، مکتبه دار العلوم)

(کذا فی بذل المجهود، کتاب الجهاد، باب فی المشرك یسهم لهم، ٥/٤٣، قاسمیه، ملتان) فقط

والله تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبه: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص فی الفقه الإسلامی

بالجامعة الفاروقیة بکراتشی

١٦/٤/١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

١٦/٢/١٤٣٠ھ

الجواب صحیح

١٧/٢/١٤٣٠ھ

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء شاہ فیصل کالونی کراچی (پاکستان)